سوال

ز کے بعد (617) ار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ز کے بعد مسنون اذکار

1 ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تمام ہونا تکبیر (اللہ اکبر کی آواز) سے پہچان لیتا تھا ۔ (أحمد، ترمذي)

ِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کا سلام پھیر کر اونچی آواز سے اللہ اکبر کہتے تھے ۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدیوں کو نماز سے فارغ ہوتے ہی ایک بار بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا چاہیے ۔

2 : ((اَستَغفِرُ اللّٰہَ، اَستَغفِرُ اللّٰہَ، اَستَغفِرُ اللّٰہَ)) پھر (یہ) پڑھتے :

((اَللّٰھُمَّ أَنتَ السَّلَامُ وَمِنکَ السَّلَامُ تَبَارَکتَ یَا ذَا الجَلَالِ وَالاِکرَامِ))

ہے'' یا اللہ تو (ہی) السلام ہے) سے سلامتی ہے ، اے ذوالجلال والاکرام! تو بڑا ہی بابرکت ہے ۔ '' (صحیح بخاري)

: دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اضافہ :

س طرح دعائے اذان میں لوگوں نے اضافہ کر رکھا ہے ، اسی طرح اس دعا میں بھی لوگوں نے زیادتی کی ہوئی ہے ۔ وہ زیادتی ملاحظہ ہو :

((اَللّٰھُمَّ أَنتَ السَّلَامُ وَمِنکَ السَّلَامُ)) یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں ۔ آگے : ((وَاِلَیکَ یَرجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدخِلنَا دَارَ السَّلَامِ)) کا کلام ہے کہ شروع اور اخیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اور درمیان میں خود اپنی طرف سے دعائیہ جملے بڑھا کر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زیادتی کی

3 :

((رَبِّ أَعِنِّیْ عَلیٰ ذِکرِکَ وَشُکرِکَ وَحُسنِ عِبَادَتِکَ))

رنے ، شکر کرنے اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد کر ۔ '' (سنن النسائی)

4 ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ ، لَہُ المُلکُ وَلَہُ الحَمدُ ، وَھُوَ عَلیٰ کُلِّ شَیئٍ قَدِیرٌ ، اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعطَیتَ ، وَلَا مُعطِیَ لِمَا مَنَعتَ ، وَلَا یَنفَعُ ذَا الجَدِّ مِنکَ الجَدُّ))

ں ہے ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے ، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ یا اللہ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کوئی عطا کرنے والا نہیں اور دولت مند کو (اس کی) دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی ۔ '' (صحیح بخ

5 :

((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ ، لَہُ المُلکُ وَلَہُ الحَمدُ ، وَھُوَ عَلیٰ کُلِّ شَیئٍ قَدِیرٌ ، لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، وَلَا نَعبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعمَۃُ وَلَہُ الفَضلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الحَسَنُ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخلِصِینَ لَہُ الدِّینَ ، وَلَو کَرِہَ الکَافِرُونَ))

، اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ گناہوں سے رکنا اور عبادت پر قدرت پانا ، صرف اللہ کی توفیق سے ہے ۔ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں اور ہم (صرف) اسی کی عبادت کرتے ہیں ہر نعمت کا مالک وہی ہے اور سارا فضل ا

6 :

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوذُبِکَ مِنَ الجُبنِ ، وَأَعُوذُبِکَ مِنَ البُخلِ ، وَأَعُوذُبِکَ مِن أَن أُرَدَّ اِلیٰ أَرذَلِ العُمُرِ ، وَأَعُوذُبِکَ مِن فِتنَۃِ الدُّنیَا وَعَذَابِ القَبرِ))

، سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ اور اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے رذیل عمر (زیادہ بڑھاپے) کی طرف پھیر دیا جائے اور اسی طرح میں دنیاوی فتنوں اور عذابِ قبر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ '' (صحیح بخاري)

7 :

((سُبحَانَ اللّٰہِ)) ۳۳ بار ((اَلحَمدُ لِلّٰہِ)) ۳۳ بار ((اَللّٰہُ أَکبَرُ)) ۳۳ بار اور ایک بار ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ ، لَہُ المُلکُ وَلَہُ الحَمدُ وَھُوَ عَلیٰ کُلِّ شَیئٍ قَدِیرٌ))

سے) پاک ہے ۔ ساری تعریف اللہ کی ہے ۔ اللہ سب سے بڑا ہے ۔ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ۔ اسی کے لیے ساری بادشاہت اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے ۔ ''

، گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ دریا کی جھاگ کے مانند ہوں ۔ (صحیح مسلم)

ب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : '' جو شخص فرض نماز کے بعد ((سُبحَانَ اللّٰہِ)) ۳۳ بار ((اَلحَمدُ لِلّٰہِ)) ۳۳ بار ((اَللّٰہُ أَکبَرُ)) ۳۴ بار کہے تو وہ نامراد نہیں ہوگا ۔ (صحیح مسلم)

8 ۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر (فرض) نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں ۔ (سنن ابی داوٗد)

(اللہ کی پناہ میں دینے والی سورتیں) یہ ان سورتوں کو کہتے ہیں جن کے شروع میں ((قُل أَعُوذُ)) ہے انہیں معوذتین بھی کہا جاتا ہے ، یعنی قرآنِ پاک کی آخری دو سورتیں جو حسب ذیل ہیں :

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ قُل أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ (۱) مِن شَرِّ مَا خَلَقَ (۲) وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (۳) وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِی العُقَدِ (۴) وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (۵)

ے (شروع کرتا ہوں) جو بہت رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے ۔ ''

نگتا ہوں صبح کے رب کی ۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے ۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب کہ وہ چھا جائے ۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے (یعنی جادو ، ٹونا کرنے ، کرانے والوں کے شر سے ۔) اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے ۔ ''

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ قُل أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۱) مَلِکِ النَّاسِ (۲) اِلٰہِ النَّاسِ (۳) مِن شَرِّ الوَسوَاسِ الخَنَّاسِ (۴) الَّذِی یُوَسوِسُ فِی صُدُورِ النَّاسِ (۵) مِنَ الجِنَّۃِ وَالنَّاسِ (۶)

ے (شروع کرتا ہوں) جو بہت رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے ۔ ''

ں کے رب کی ۔ لوگوں کے مالک کی ۔ لوگوں کے (اصل) معبود کی ۔ اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے ۔ جو لوگوں کے سینوں (دلوں) میں وسوسے (اور برے خیالات) ڈالتا ہے ۔ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے ۔ ''

9 ۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : '' جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کو بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی ۔ '' (سنن النسائی)

مطلب یہ ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھنے والا موت کے بعد سیدھا جنت میں جائے گا ۔

آیۃ الکرسی

اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ لَا تَأخُذُہُ سِنَۃٌ وَلَا نَومٌ لَہُ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الأَرضِ مَن ذَا الَّذِی یَشفَعُ عِندَہُ اِلَّا بِاِذنِہِ یَعلَمُ مَا بَینَ أَیدِیھِم وَمَا خَلفَھُم وَلَا یُحِیطُونَ بِشَیءٍ مِن عِلمِہِ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ کُرسِیُّہُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرضَ وَلَا یَئُودُہُ حِفظُھُمَا وَھُوَ العَلِیُّ العَظِیمُ (۲۵۵)

، ہے ۔ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے ۔ وہ اونگھتا ہے ، نہ سوتا ہے ۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ اس کی اجازت کے بغیر کون اس کے پاس (کسی کی) سفارش کر سکتا ہے ؟ وہ جانتا ہے ، جو کچھ ان سے پہلے گزرا اور جو کچھ ان کے بعد ہوگا اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے (معلو

ں حفاظت کر سکتا ہے کیا وہ ایک انسان یا اس کی کار کی حفاظت نہیں کر سکتا ؟ یقیناً کر سکتا ہے ، پھر وہ اپنی حفاظت کے لیے جائز اسباب کی بجائے شرکیہ اسباب کیوں اختیار کرتا ہے ؟ اس مقصد کے لیے مختلف کڑے اور انگوٹھیاں کیوں پہنتا ہے ؟ دھاگے کیوں باندھتا ہے ؟ اپنی گاڑی پر جوتے یا چیتھڑے کیوں لٹ

سلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیتا ہے، تو اللہ کی طرف سے اس کے لیے محافظ مقرر کردیا جاتا ہے اور طلوع فجر تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔'' (سنن النسائی)

دِينِيَ الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

ں سنوار دے، جس کو تو نے میری حفاظت کا سبب بنایا ہے اور میری دنیا (بھی) سنوار دے، جس میں تو نے میری روزی پیدا کی ہے۔ اے اللہ! میں تیری خوشنودی کے ساتھ تیرے غصہ سے اور تیری معافی کے ساتھ تیرے عذاب سے اور تیرے (کرم کے) ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں جو چیز تو عطا

فتاویٰ علمائے حدیث

1

محدث فتویٰ